تبصرے

اسماعیل شہیدؒ مرتبہ عبداللہ صاحب بٹ تقطیع کلاں ضخامت ۲۱۸ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر قیمت عہ مجلد پتہ:۔ قومی کتب خانہ ریلوے روڈ لاہور

آل پنجاب مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن، پنجاب کے پُرجوش مسلمان نوجوانوں کی ایک انجمن ہے، جس نے اسلام کے نامور مجاہدوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے ان کی یادگار میں خاص خاص دن منانے کا پروگرام شروع کیا ہے. چنانچہ پہلے اس انجمن نے سلطان ٹیپو شہید کا دن منایا اور اس سلسلہ میں جو مقالات پڑھے گئے ان کو کتابی شکل میں شائع کردیا۔ اس کے بعد اس انجمن کی طرف سے حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کا دن منایا گیا جس میں حسب روایتِ قدیم ومعمول انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں سنجیدہ اور مفید مقالات پڑھے گئے۔ زیر تبصرہ کتاب انھیں انگریزی اور اردو مقالات کا ایک خوبصورت اور دلکش مجموعہ ہے۔ اردو کے حصہ میں پانچ مضامین نثر ہیں اور ایک نظم اور انگریزی کے مقالات کی تعداد چھ ہے. مضامین سب کے سب مفید ہیں محنت وتوجہ سے لکھے گئے ہیں اور ان سے امام عالیمقام کی زندگی اور ان کے کارناموں کے مختلف گوشوں اور پہلوؤں پر روشنی پڑتی ہے، لیکن اردو میں سب سے بہتر مقالہ غلام رسول صاحب مہر کا ہے جنھوں نے بالاکوٹ کا جغرافیہ تحقیق اور تفصیل کے ساتھ بتاکر اس واقعہ کے بعض تاریخی بیانات کی نسبت چند ایسی تنقیحات قائم کی ہیں جو حضرت شہیدؒ کے سوانح نگاروں کے لئے بہت اہم ہیں اور جن سے متعدد غلط روایات کی تردید ہوجاتی ہے۔ انگریزی میں ڈاکٹر محمد باقر صاحب کا مقالہ نہایت مفصل اور تحقیق وبیان کے اعتبار سے بہت قابل قدر ہے. اس میں حضرت شاہ شہید کی تحریک کے پس منظر کو بیان کرنے کے بعد شاہ شہید کے خاندانی اور ذاتی حالات وسوانح، علمی اور عملی خصوصیات، معرکۂ بالاکوٹ، تصنیفات، جہاد

کی بظاہر ناکامی کے اسباب ان سب مباحث پر تحقیق اور سنجیدگی سے کلام کیا گیا ہے۔ اور آخر میں مضمون کے تمام مطبوعہ اور غیر مطبوعہ آخذ کی فہرست بھی شامل کر دی گئی ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ فاضل مقالہ نگار نے حضرت شاہ شہید کی تصنیفات میں "عبقات" کا ذکر کیوں نہیں کیا۔ حالانکہ یہ کتاب آپ کی تصنیفات میں سب سے زیادہ اہم ہے اس کتاب کا خاص موضوعِ بحث تجلیاتِ ربانی ہے اور اس سے درحقیقت اندازہ ہوتا ہے کہ آپ مجاہد کبیر ہونے کے ساتھ ساتھ کتنے بڑے عالم بھی تھے۔ اس عظیم المرتبت کتاب کے تمام مباحث اہلِ علم کو دعوتِ غور و فکر دیتے ہیں۔ نہایت لطیف و دقیق کتاب ہے۔

پھر ہم کو اس سے بھی اتفاق نہیں ہے کہ اس جہاد کی ناکامی کا سب سے بڑا سبب یہ تھا کہ "تحریک تصوف کے اثرات بد سے الگ تھلگ نہیں رہ سکی" اس میں شبہ نہیں کہ حضرت شاہ اسمٰعیلؒ اور ان کے پیر و مرشد حضرت سید احمد شہیدؒ دونوں اعلیٰ درجہ کے "صوفی" تھے۔ لیکن ان کا تصوف عینِ اسلام تھا جو خرقۂ و سجادہ کے ساتھ ساتھ "با شمشیر و سنان" بھی ہوتا ہے اور جس میں شخصی تذکیۂ نفس کے ساتھ ساتھ اجتماعی مسائل سے ذرا بے اعتنائی نہیں پائی جاتی۔ اور جس میں مرشد کو احتساب و بازپرس سے ماوراکا مرتبہ بھی نہیں دیا جاتا۔ چنانچہ خود اس مقالہ میں متعدد واقعات ایسے مذکور ہیں جن سے ہمارے دعوی کا ثبوت بہم پہنچتا ہے اصل یہ ہے کہ اس تحریک کی ناکامی کے اسباب پر موجودہ حالات میں کوئی واضح گفتگو نہیں کی جا سکتی ورنہ ع

در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

اس مقالہ کے بعد ڈاکٹر تصدق حسین خاں صاحب خالد کا مقالہ بھی کچھ کم اہم اور مفید نہیں ہے جس میں آپ نے یہ بتایا ہے کہ انیسویں صدی عیسوی میں برطانوی حکمت عملی نے مسلمانانِ ہند کے کلچر اور ان کی روایات قومی و ملی کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی تحریک پر مسلمانوں نے اس کا کیا جواب دیا۔ اس سلسلہ میں فاضل مقالہ نگار نے انگریزی تعلیم سے متعلق حضرت شاہ صاحب کا جو فتویٰ نقل کیا ہے وہ ان بہتیرے حضرات کی غلط فہمیوں کا ازالہ کر دے گا جو اب تک یہ سمجھتے ہیں کہ علما نے